جناب محمد عبد اللہ قاضی

تبلیغ کا انوکھا انداز

دھوکہ اور فریب دہی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں خاص کر علم دین کے وارث علماء کے لئے تو یہ بات ہرگز زیب نہیں دیتی کہ وہ دین کی تبلیغ میں ملاوٹ کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دیں اور اپنی دکانداری کی خاطر عوام کو غلط رُخ پر چلائیں دین میں مداہنت اور بزدلی کی راہ اختیار فرمائیں اور تبلیغ کے میدان میں حق بات کو واضح اور دو ٹوک لفظوں میں کہنے کی بجائے نفاق اور رازداری سے کام لیں۔ اگر کوئی صاحب سنت رسولؐ کا عمل اپنائیں تو انھیں دھوکہ اور فراڈ سے اس سنت پر عمل کرنے سے یہ کہہ کر روک دیں کہ اس سنتِ رسول کے بغیر بھی دین مکمل رہتا ہے لہٰذا تم کسی بڑے مقصد کی خاطر فلاں اور فلاں سنت رسول کو چھوڑ دو. وہ عظیم مقصد کیا ہے؟ جس کے لئے سنتِ رسولؐ کا عمل ترک کرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے اور کیا اس سنت رسولؐ کو چھوڑ کر عظیم مقصد کی کچھ حیثیت باقی رہتی ہے جب کہ ان سنتوں پر عمل ہی سے انسان میں اتباع رسول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے اس کے ایمان و عمل کی ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے اس کے متبع سُنت ہونے کا عملاً ثبوت ملتا ہے۔ آخر یہ کہاں کا فلسفہ اور کہاں کی دانشمندی ہے کہ لوگوں کو عظیم مقصد کا ہوا دکھا کر انھیں سنتِ رسولؐ سے محروم کرکے بزدل اور اپاہج بنایا جا رہا ہے اور وہ لوگ کس قدر سادہ لوح اور فہم دین سے عاری ہیں۔ جو اس دھوکہ کا شکار ہو کر رہ گئے کہ واقعی سنتِ رسولؐ کی وہ اہمیت نہیں ہے جو اس عظیم مقصد کی اہمیت ہے۔ کئی احباب جو اہلحدیث گھرانوں کے چشم و چراغ ہیں اور موروثی اہلحدیث ہیں۔ محض ایک جماعت کی لمبی لمبی داڑھیوں۔ لمبے لمبے کرتوں۔ کھدر کی ٹوپیوں اور کندھوں پر بوریا بستر باندھے دیکھ کر کچھ اس طرح مسحور ہو گئے کہ عظیم قربانی اور عظیم مقصد کے دھوکہ میں مسلک اہلحدیث کو خیرباد کر کے تبلیغی مرکز کے مصنوعی لیکن دلکش محل میں جا پناہ لی انھیں بتایا گیا کہ ہم اس دین کے وارث ہیں

جو دنیا پر غالب ہونے کے لئے آیا ہے لیکن وہ اس طرح غالب نہیں ہو گا جس طرح ہم اسے غالب کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس کے لئے بھیس بدل کر اور بعض سنتوں کی قربانی دینا لازم ہو گی تاکہ لوگ دھوکہ کا شکار ہو کر ایک دفعہ " تقویٰ وطہارت " کے اس جال میں پھنس جائیں اس کے بعد انہیں کسی اور عظیم مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن اس طرح کی پیش بندی محض اہلحدیث احباب کے لئے ہے اور انہیں اپنے جال میں پھنسانے اور اپنی شکل و صورت کا گرویدہ بنانے کا یہ اعلیٰ اور عمدہ ہتھیار ہے۔ رفع الیدین کا کیا ہے؟ یہ اگر نہ بھی کی جائے تو نماز میں کونسی کمی آجائے گی۔ آمین دل میں کہہ لی جائے تب بھی ثواب پورا ملے گا۔ ہاتھ سینہ پر نہ باندھے جائیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ نماز تو زیر ناف ہاتھ باندھنے سے بھی ہو جاتی ہے۔ یہ سنتیں سب فروعات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اگر کریں تو اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ دیکھنے والے بھی نظر میں دیکھ لیں گے یہ وہابی لوگ ہیں ان کے پیچھے ہماری نماز نہ ہو گی۔ اس طرح یہ ہماری کب سنیں گے اور ہماری تبلیغ کا ان پر کیا اثر ہو گا۔ جب یہ ہماری اقتداء میں نماز نہیں پڑھیں گے تو ہمارے ساتھ چلنا کب گوارہ کریں گے لہٰذا حالات اور اہمیت تبلیغ کے پیش نظر اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ترک کر دیا جائے اور یہ لوگ ہمارے قریب آجائیں تو بڑے مقصد کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کی قربانی عین مصلحت دین اور مصلحت وقت کا تقاضا ہے۔ پہلے انہیں ساتھ ملا لو پھر جو جی چاہے منوا لو اگر یہ پیچھے ہٹ گئے تو اکیلے خدا کو بھی نہیں مانیں گے۔ تبلیغی جماعت کو ماننے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ کئی اہلحدیث گھرانوں کے چشم و چراغ جن کے آباء و اجداد سنت رسول ؐ کے پابند تھے۔ ان ملمع ساز دینداروں کے جال میں پھنس کر سنت رسول ؐ کے حلقہ سے نکل کر خالص حنفی بن چکے ہیں۔ انہیں جو چکمہ دیا گیا تھا وہ اس عظیم مقصد کا خواب دیکھ رہے ہیں کہ کب شرمندہ تعبیر ہو اور بعض کا حال یہ ہے کہ غیر ملکی دوروں میں اپنی جائیداد کا کثیر حصہ خرچ کر چکے ہیں۔ اور گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ ان کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے اور خاندان سے راہ و رسم تو محض ایک جھلک کی حد تک ہے۔ چلہ کا ایک دورہ جب ہزاروں سے کم نہیں تو پے بہ پے کئی دوروں پر خرچ کی جو تفصیل آئے گی اس کے بعد مزید دوروں کی گنجائش

نہ ہو گی جبکہ اب یہ مستقلاً بوریا بستر باندھے اپنے گھر میں رونق افروز ہوں گے اور ماضی کی یادداشتوں کو بار بار ذہن میں لاکر اپنی دینی خدمات کا جائزہ لیتے رہیں گے اور خود بیکار ہونے کے باعث گھر والوں کے لئے مزید بوجھ اور پریشانی کا باعث بنیں گے اور عمر بھر پھر یہ اختلاف کی کوئی بات کر نہ سکیں گے۔ سنت کا شوق اور جذبہ جو ایک دفعہ مصلحت وقت کی نذر ہو گیا دوبارہ دل میں جگہ نہیں لے سکے گا۔

آئیے ان کی تبلیغ کا ایک انداز آپ کو دکھلائیں۔۔۔ انھیں جب کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے جانا ہوتا ہے تو پہلے گاؤں سے چند قدم باہر سب مل کر دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ ہم نے تیرے دین کی خاطر ایک قافلہ تیار کیا ہے اور تیرے دین کی تبلیغ کے لئے تیرے پیغمبر کی سنتوں کو چھوڑا ہے تاکہ یہ لوگ ہمیں اپنا مخالف سمجھ کر اور وہابی کہکر گاؤں سے نکال نہ دیں۔ ان لوگوں کو یہ سنتیں اچھی نہیں لگتیں اور جو ان سنتوں پر عمل کرے اس کی کوئی بات سننے اور ماننے کے لئے تیار نہیں یا اللہ ان کی خاطر ہم نے یہ قربانی دی ہے۔ ان کے دلوں کو ہماری تبلیغ پر لگا دے جو کچھ ہم کہیں یہ لوگ اسے من وعن قبول کریں۔ اگر نہ مانیں تو ہمیں ان کے شر سے بچا ئیو۔ پیغمبر کی سنتوں پر عمل کا شوق نہ سہی عظیم مقصد کیخاطر ان کے دلوں پر تبلیغی نصاب کی اہمیت اور اس پر عمل کا شوق کا پیدا کردے" اس دعائے جمیلہ کے بعد وہاں کی مسجد میں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور لوگوں کو عظیم مقصد کی خاطر مسجد میں بلایا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ وہ باتیں سنائی جاتی ہیں جن سے یہ ظاہر نہ ہونے پائے کہ یہ وہابی لوگ ہیں یا وہابیوں سے انکی راہ رسم اور میل جول ہے نماز بھی انھی کے طریقہ پر ادا کرتے ہیں اور نماز ادا کرنے کے بعد کلمہ درست کرنے کے بہانے اپنی تبلیغ کا آغاز کرتے ہیں۔ کلمہ کا معنیٰ و مفہوم بیان کرنے سے اس قدر دلچسپی نہیں ہوتی جس قدر الفاظ کی صحت پر زور دیا جاتا ہے۔ بے شک الفاظ کی صحت بھی لازم ہے لیکن عقیدہ کی درستگی اور دل کی کائنات تو اس کا معنیٰ و مفہوم سمجھنے سے ہی بدل سکتی ہے لیکن اس کے بیان کرنے سے یہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ اگر گاؤں والوں کو ذرہ بھی شک پڑا یہ وہابی لوگ ہیں تو دھکے دیکر گاؤں سے نکال دیں گے۔ اس موقعہ پر اگر کسی بدقسمت وہابی نے آمین ذرا بلند کردی یا نماز میں رفع الیدین کرلی تو تبلیغ اور تبلیغی نصاب کا سارا پروگرام "عظیم مقصد" سمیت خاک میں مل گیا۔ اب اس فراڈ کی قلعی کھل گئی جو بھیس بدل کر سادہ لوح لوگوں کو شکار کرنے کے بہانے

اختیار کیا گیا تھا۔ اب سارا معاملہ ہی چوپٹ ہوگیا۔ بالفرض اگر یہ فراڈ ظاہر نہ ہو اور گاؤں والوں میں بعض چالاک اور ہوشیار لوگ بھی ہوتے ہیں وہ اس حقیقت سے پردہ اٹھانا چاہیں تو ایک شخص سوال کرتا ہے۔ کلمہ پھر سنائیں گے پہلے یہ بتائیں گیارہویں حلال ہے یا حرام۔ ؟ اگر کہیں حرام ہے تو بنی بنائی بگڑتی ہے اور گاؤں والے بگڑ جاتے ہیں اس لئے کھل کر حرام نہیں کہہ سکتے۔ نہایت خوش اخلاقی اور خوش گفتاری سے جواب ملتا ہے برادران اسلام یہ پھر بتائیں گے۔ آپ پہلے کلمہ سنائیں۔ اگر کلمہ ہی درست نہیں تو گیارہویں حلال بھی ہو تو اس کا فائدہ ؟ اس پر جواب ملتا ہے۔ کلمہ تو ہم نے سنا لیا۔ اب آپ کو کیا سنائیں ادھر سے منظوری ہوگئی۔ بھائی کدھر سے اور کب ؟ تو جواب ملتا ہے۔ حضرت غوث اعظم کی بارگاہ میں جب ایک دفعہ منظوری ہوگئی تو اب بار بار کلمہ سنانے کا کیا فائدہ ؟ آپ کوئی اور بات کریں۔ اب تبلیغی جماعت والے اگر جواب دیں کہ غوث اعظم عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں وہ کسی کی سنتے نہیں اگر تمہاری سنتے ہیں تو ہماری کیوں نہیں سنتے تو گاؤں والوں کو پتا چل جاتا ہے یہ وہابی لوگ ہیں بھیس بدل کر آئے ہیں پھر وہ انکی ایک نہیں سنتے۔ انھیں ہر حال میں گاؤں سے نکال دیا جاتا ہے اور یہ شریف لوگ واپس چلے جانے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ ان میں اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ گیارہویں کو کھل کر حرام کہہ سکیں نہ کسی اختلافی مسئلہ پر کچھ کہنے کی سکت رکھتے ہیں جس سے انکی تبلیغ پر منفی اثر پڑنے کا احتمال ہو خدا جانے تبلیغ کا یہ انداز کس چور دروازے سے دین میں داخل ہوا ہے کہ لوگوں کو علیٰ وجہ البصیرت توحید کا پیغام دینے سے انکار محض اس لئے ہے کہ اس طرح لوگ ان کے گرد جمع نہیں ہوتے نہ انکی کسی بات پر کان دھرتے ہیں حالانکہ یہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے۔ اور امتوں کے شدید اختلاف کے باوجود انبیاء نے اس کو ترک نہیں کیا۔ نہ امتوں کو دھوکہ میں رکھ کر اپنی جماعت کی نفری بڑھانے پر زور دیا ہے ساڑھے نوسو برس کی تبلیغ میں اگر ساٹھ ستر یا اس سے کم و بیش افراد اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور باقی سارا ملک پیغمبر کا دشمن ہے تو پیغمبر نے مصلحت وقت کا عذر لے کر اپنی تبلیغ کا انداز نہیں بدلا۔ نہ امت کے جواب سے دل گرفتہ اور دل برداشتہ ہو کر عقیدہ توحید کو چھپانے کی کوشش کی ہے بلکہ قوم کی ہلاکت تک پیغمبر اور قوم کا اس عقیدہ پر ڈٹ کر مقابلہ رہا جس بات کو قوم سننا اور قبول کرنا گوارہ نہیں کرتی

گئی وہی بات قوم کو عمر بھر سنائی جاتی رہی۔ انبیاء کی تاریخ میں ایسا ایک بھی واقعہ نہیں ملتا کہ کسی نبی نے اختلاف امت سے بچنے کے لئے مصلحتاً عقیدہ توحید کو ترک کر دیا ہو یا اپنی سنتوں کو یہ کہہ کر خیرباد کہہ دیا ہو کہ اس سے عوام میں مخالفت بڑھتی ہے اور تبلیغ کا پروگرام متاثر ہوتا ہے لہٰذا قوم جس بات سے اور جس سنت سے نفرت کرے اس کا ترک بہتر ہے نہ دین کے کسی مسئلہ کو وقتی طور پر ترک کر کے لوگوں کو دھوکہ دہی سے تبلیغ دین کے ذریعہ اسلام میں داخل کیا ہے۔ انبیاءؑ امتوں کو بزدل بنانے کے لئے نہیں آتے۔ انکی تاریخ جرأت واستقامت کی تاریخ ہے خدا کی راہ میں حق گوئی وبیباکی کی تاریخ ہے۔ جذبۂ جہاد اور جذبۂ شہادت کی تاریخ ہے۔ یہاں نفاق اور فراڈ کی تاریخ نہیں ملتی ...... جس جماعت کی بنیاد ہی سراپا غلط ہو اس سے دین کی بھلائی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ عظیم مقصد کے لئے اگر انبیاءؑ کی سنتوں کو ترک کرنا کار ثواب ہے تو یہی کہا جاسکتا ہے (چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی)

قارئین کرام کے نام!

جن قارئین کرام کا سالانہ زرِ تعاون ختم ہو چکا ہے۔ انہیں اس کی اطلاع دی گئی ہے۔ لہٰذا وہ زرِ تعاون ارسال کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ اگر دو ہفتے تک زرِ تعاون موصول نہ ہوا۔ تو انہیں پرچہ بذریعہ وی پی (مبلغ ۔/۳۰ روپے) بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا دینی، اخلاقی اور جماعتی فریضہ ہوگا۔

نئے معاونینِ کرام منی آرڈر بھیجتے وقت اس کے نیچے (ن) کا نشان لگا دیا کریں۔ اس سے دفتری امور کی انجام دہی میں سہولت رہتی ہے۔ شکریہ!